(۷)

دار الافتاء

۸۶/۳۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے حوالے سے کہ دور حاضر ایک پُر فتن دور ہے، علماء حق کی رہنمائی کے بغیر کسی اچھی بری چیز کی تمیز بہت مشکل ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی موجودہ دور میں ڈاکٹر ذاکر نائیک ہے، کہ عالمی دنیا انہیں اسلام کے لبادے میں ایک اسلامی اسکالر بناکر پیش کرتی ہے اور اسکی شخصیت کو اسلامی ترجمان کی شکل میں پیش کرتی ہے۔ علماء حق کی اس سلسلے میں کیا رائے ہیں۔ واقعتاً یہ ایک صحیح العقیدہ اور اسلامی مفکر ہیں اور انکی کتابوں یا سیڈیز سے استفادہ جائز ہے۔ اور انکی بات کو اسلامی رو سے لینا جائز ہے، جبکہ وہ ہر بات پر دلائل کے انبار بھی پیش کرتا ہو۔ گذارش ہے

گذارش ہے قرآن وسنت کی روشنی میں مفصل ومدلل جواب عنایت فرماکر بندہ کی رہنمائی فرمائیں۔

مستفتی عطاء الرحمن

درجہ ثانیہ نظامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کی انتہائی ترقی کے باعث الیکٹرانک میڈیا میں تیزی آچکی ہے۔ ڈش اور کیبل کے ذریعے سینکڑوں چینل منظر عام پر آگئے ہیں۔ ان میں جہاں مخرب اخلاق، حیا سوز اور بے دین چینلوں کی بھرمار ہے، اسی کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے چینل بھی وجود میں آئے، جنھوں نے اسلامی تعلیمات کے پرچار کا دعویٰ کیا۔ ان چینلوں کے آنے کے ساتھ ساتھ نام نہاد اسکالروں کی ایک کھیپ بھی منظر عام پر نمودار ہوئی، اور اپنے اپنے انداز میں اسلامی احکام اور دینی موضوعات پر گفتگو کرنے لگے، ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو یورپ کی یونیورسٹیوں میں سے اسلامیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرکے اسکالر بنے۔ اور کچھ، مخصوص طبقہ فکر کے افراد کے ساتھ طویل وابستگی کے بعد، اور کچھ افراد مخصوص موضوعات میں طویل اور گہرے مطالعے کے بعد اسکالر بنے۔ اسی طرح ان اسکالروں نے بات کرنے کے ایسے طریقے اور انداز اپنائے، جس نے انکی بات مخاطب کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑے اور وہ اُسے قبول کرے۔

لیکن یہ افراد چونکہ باقاعدہ کسی دینی ادارے سے فارغ التحصیل نہیں، اور اکابر اُمت اور علمائے حق سے ان کی وابستگی نہیں رہی، جسکی وجہ سے افراط اور تفریط کا شکار ہوئے۔ بلکہ بعض اوقات تو اُمت کے اجماعی مسائل سے انحراف کرکے

سہیل [illegible]

Scanned by CamScanner

اپنی ذاتی رائے کو شریعت بنا کر پیش کیا۔

اسی طبقہ میں سے ایک ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی ہیں۔ وہ لوگ جن کو ان سے کوئی وابستگی رہی ہے (دیکھنے، سننے اور پڑھنے کے حوالے سے) اُن کے مطابق وہ کوئی عالم یا مفتی نہیں ہیں۔ لیکن تیز حافظے اور خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انہوں نے تقابل ادیان کا وسیع مطالعہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے ہاں وہ تقابل ادیان کے کافی ماہر شمار ہوتے ہیں۔ اور اس موضوع پر ان کی تحقیق سے عوام کافی متأثر ہے۔

لیکن اسکے ساتھ وہ تقلید کے قائل نہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی کی پیروی نہیں کرتے، بلکہ ان کی پیروی کرنے والوں کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔

پس جب لوگوں میں تقابلِ ادیان کی تقاریر اور اس فن میں غیر مسلموں سے ان کے مناظروں کا چرچا ہوا اور لوگ ان سے متاثر ہوئے تو لوگوں نے ان سے سوالات شروع کئے۔ جس میں فقہی نوعیت کے سوال بھی ہونے لگے۔ جبکہ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب اول تو فقہ اسلامی کے ماہر نہیں اور عدم تقلید کی وجہ سے اپنی تحقیق پر ہی اعتماد کیا۔ جس کی وجہ سے فقہی مسائل کے بیان کرنے میں ان سے لغزشیں ہوئیں۔ حتی کہ امت کے بعض اجماعی مسائل میں بھی اختلاف کیا۔ (جیسے ایک مجلس میں تین طلاق، چہرے کا پردہ وغیرہ)

لہٰذا ان امور کے پیشِ نظر احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ جس فن میں اُن کو مہارت ہے یعنی تقابلِ ادیان۔ تو اس میں تو ان کی بات کو لیا جائے۔ البتہ اسکے علاوہ فقہی میدان میں انکی بات اس وقت تک معتبر نہیں ہوگی، جب تک کسی ماہر، مستند عالم دین اور مفتی سے اسکی تصدیق نہ ہو جائے۔

رہی بات عوام کیلئے انکی کتابوں اور سی ڈیز سے استفادہ کی، تو اُن کے وہ بیانات جو فقہی احکام کی بحثوں پر مشتمل ہوں، سننا جائز نہیں۔ کیونکہ درست اور غلط کی نشاندہی کی صلاحیت نہ رکھنے کی وجہ سے قوی احتمال ہے کہ وہ راہِ راست سے بھٹک جائیں۔ اور ان کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا ہو جائیں۔ البتہ اہل علم حضرات جائز مقاصد کیلئے ان کی کتابوں اور تقریروں سے استفادہ کر سکتے ہیں فقط

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: شکیل احمد

تخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب [signature]

[signature]

الجواب صحیح

[signature] عفی عنہ

۱۲/۴/۳۰ھ

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی پاکستان

Scanned by CamScanner